ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ



تحفۃ الموحدین

من تصانیف امام العلماء قدوۃ الفضلاء اوحد محدثین عرب و عجم قطب سماء الشرف والکرم ہادی الخلق الی سواء السبیل مصداق خلفائے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مونشگاف سرائر طریقت بیضاء مورد حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء۔ سرمست بادۂ عرفان رموزدان اسرار فرقان۔ مدرس ملاء ملکوتیہ۔ موئید فرقہ ناسوتیہ۔ موثق امور جبروتیہ مدقق دقائق لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب وقدوۃ الاوتاد۔ ذوالتصانیف والارشاد محقق الحق ومبطل اباطیل المذاہب مولینا و امامنا حضرت مولوی

حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ

جسکو فاضل متین عالم عدیم النظیر جناب مولانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے اُردو سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جواہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد و مقاصد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و ندائے غیر خدا و نذر و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہے۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سابقہ سے جنکے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی غرضکہ ایسی نادر و لاجواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے چھپکر تیار ہوگئی ہے بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۴ار فیس منی آرڈر ۲/ ہے

گلشت نزار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بے مثل اور لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں ہو سکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی ہے۔ آپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی بہت کتابیں دیکھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمع خراشی کر رہے ہیں یہ اپنے فن میں ایک انوکھی اور نرالی ہی کتاب ہے ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصراً اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ یہ کتاب جناب عمدۃ الحکما حکیم محمد وارث علیخاں صاحب مرحوم کی تصنیف سے ہے فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گزار گھاٹیوں کو مشقت کی خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کی تمام مرض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان [illegible] سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ اگر آدمی کو طب کا [illegible] علم طب سے کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خریدیے اور گھر بیٹھے سب کنبے کا علاج کیجئے۔ باوجود [illegible] بہت کم یعنی ۴/ محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پی ایبل ۲/

تفسیر حقانی

یہ تفسیر سات جلدوں میں [illegible] قدر مہنگے ہیں پہلی [illegible] عہ کا اور باقی ہر ایک جلد کی قیمت [illegible] ساتویں جلد زیر طبع ہے ۶ جلد کے خریدار کو عہ [illegible] دیں گے



یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کو زبانہا کہ شکر ہادی مطلق بجا آریم و کجا دستی کہ تحریر
ثنائیش ہمت گماریم کہ ما را از طلاطم امواج
شرک بر کنارۂ توحید بر آوردہ باآنکہ یک جہان غرق
بطوفان اوست و یک عالم سرگشتۂ بیابان او
و درود نامعدود بحضور سرور کائنات کہ بغیر از
اتباعش برائی نجات بنی آدم طریقۂ دیگر نیست
و بر آل و اصحابش کہ اتباعش عین پیروی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد محمد ولی اللہ دہلوی فصلی چند
در دفع شرک و اقسامش میگوید و النصر امش از واحد
حقیقی مجید **فصل اول** در دفع اقوال آنانکہ
از کلام اللہ و کلام رسول اللہ بحیلہ اعراض میکنند
و دعوی مسلمانی مینمایند بیانش آنکہ بعضی میگویند
کہ کلام اللہ و حدیث را آنکس فہمد کہ علوم بسیار کسب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زبانیں کہاں ہیں کہ ہادی مطلق کا شکریہ بجا
لائیں اور ہاتھ کہاں کہ اوسکی تعریف لکھنے میں ہمت
مقرر کریں وہ ہم کو شرک کی موجوں کے طلاطم سے توحید
کنارے پر لایا باوجودیکہ ایک جہان اوسکے طوفان میں ڈوبا ہوا اور
ایک عالم اوسکے بیابان میں حیران و پریشان ہے اور بیشمار
درود اوس حضور مخلوق کے سردار پر جسکی بدون فرمانبرداری
بنی آدم کی نجات کے واسطے اور کوئی راہ نہیں اور اوسکی آل و
اصحاب پر جنکی طاعت عین طاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد ولی اللہ دہلوی چند فصلیں شرک اور اوسکے
اقسام کی دفع میں بیان کرتا اور اوسکا اتمام واحد حقیقی سے
ڈھونڈتا ہے **پہلی فصل** اون لوگون کے اقوال کی دفع میں جو کسی
کیسی حیلہ سے کتاب اللہ اور حدیث رسول خدا سے انکار کرتے اور
منہ پھیرتے ہیں پھر اپنے مسلمانی کا دعوی بھی کرتے ہیں

بیشمار خوانده باشد و علامهٔ زمان بود بجواب
آنها خدا تعالی مے فرماید هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
اوست آنکه برانگیخت درمیان ناخواندگان
رسول از همان ناخواندگان که میخواند بر همان
ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
یعنے رسول الله هم ناخوانده بود و اصحاب
کرامش نیز ناخوانده چون رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم بر اصحاب آیات الهی خوانده
اصحاب آنرا شنیده از شرو فساد پاک
شدند اگر ناخوانده قرآن و حدیث را نمی فهمد
و استعدادش نمیدارد صحابه چگونه از
معایب پاک شدند وای بران قومے
که دعوهٔ صدره فهمی و قاموس دانی میکنند
و در فهم قرآن و حدیث خود را نادان
محض مینمایند و بعضے میگویند که ما یان
متاخرین هستیم برکت زبان رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم کجا یابیم و سلامت
قلب صحابه از کجا آریم که معنی قرآن و
حدیث را دریابیم بجواب آنها حق تعالی میفرماید

اوسکی **تفصیل** یہہ کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ قرآن
مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجہہ سکتا ہے جو بہت سے علم
اور بیشمار کتابین پڑہا ہوا ہو اور اپنے زمانہ کا علامہ ہو
اونکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ خدا تعالی وہی
جسنے ان پڑہون مین پیغمبر بہیجا انہی ان پڑہون مین سے
پڑہتا ہے وہ پیغمبر اون ان پڑہون پر خدا کی آیتین اور
اونکو گناہ کی میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم بھی ان پڑہ اور
آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان . . . . . . پڑہے تھے
مگر جب رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اپنے اصحاب کے
سامنے قرآن کی آیتین پڑہین تو وہ اون کو سنکر ہر قسم
کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہو گئے پس اگر ناخواندہ
آدمی قرآن و حدیث سمجہ نہین سکتا اور اوسکی سمجہہ کی
استعداد نہین رکھتا تو صحابہ برائی اور عیبون سے
کیونکر پاک صاف ہو گئے اوس قوم پر سخت افسوس ہے
جو صدرہ سمجہنے اور قاموس جاننے کا تو دعوی
کرتے ہین مگر قرآن و حدیث کے سمجہنے مین اپنے
آپکو محض نادان ظاہر کرتے ہین اور بعضے یون کہتے ہین
کہ ہم پچہلے لوگ ہین رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت اور
صحابہ رضوان الله علیهم کے دل کی سلامت کہان سے لائین

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
و همین است حال پیشینیان ناخواندگان را
وقتیکه لاحق شوند باصحاب اوست غالب
باحکمت یعنی متاخران خوانده باشند
یا ناخوانده وقتیکه مسلمان شوند وقصد
پیروی اصحاب نمایند وقرآن وحدیث
را بشنوند برائے پاک گردیدن آنها
همین قرآن وحدیث کفایت میکند ونیز
میفرماید وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّکِرٍ وہر آئینہ آسان کردیم ما قرآن را
برائے پند گرفتن پس آیا هیچ پندگیرنده است
این چگونه آسانی است که کافیه خوانان
وشافیه دانان در فهم معانیش اظهار عجز
مینمایند وبدویان عرب بهره ور میشوند
وعلاوه ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا
یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا پس فکر نمیکنند
قرآن را اگر آسان نیست پس در آن
چگونه تأمل کرده آید اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
آیا بر دلها قفل آن دلهاست یعنی باوجودیکه
بر دل قفل ندارند چه گمراهی است که بتأمل
آن همت نمی گمارند ونیز احادیث
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سخنان
روزمره وسهل وقریب از فهم بودند که

جو قرآن وحدیث کے معنے بخوبی سمجھہ سکین اونکے
جواب مین حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنی یہی پچھلے ان پڑھون
کا حال ہے جبکہ وہ اپنے یارون سے ملین اور وہ غالب حکمت
والا ہے یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوے ہون یا ان پڑھ
مگر جبکہ وہ مسلمان ہون اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
کا ارادہ کرین قرآن وحدیث کو سنین تو اونکے دلون
بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن وحدیث کافی
ہوسکتی ہین اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ البتہ ہم نے قرآن کو نصیحت
کے واسطے آسان کردیا پس کیا کوئی نصیحت لینے
والا ہے یہہ کیون کر آسانی ہوسکتی ہے کہ کافیہ پڑھنے
والے اور شافیہ جاننے والے تو اسکے معنی سمجھنے سے عجز
ظاہر کرتے اور عرب کے جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے
بہرہ ور ہوتے ہین اسکے علاوہ ایک جگہ یون فرماتا ہے
اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کہ قرآن مین کیون
نہین فکر کرتے ہین اگر قرآن مجید آسان نہو تو اوسمین
فکر کیونکر کیا جائے اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یا
اونکے دلون پر قفل لگے ہوئے ہین یعنے باوجودیکہ
دلون پر قفل نہیں لگے ہوے ہین پھر بھی کیسی
گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر مین زور نہین لگاتے
اسیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین روزمرہ
کی بول چال اور آسان قریب الفہم باتین ہین

ہر اعرابی آنرا شنیده بکار دینی و دنیوی
بران عمل نمیود سوای قال یقول احادیث
چیزی مشکل نیست که مردمان آنرا
گران میداشتند و بسوی آن التفات
نمیکنند خصوصاً باین زمانه که موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت و قوی از ضعیف جدا شده و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشتند و
برای هر مطلبی علیحده علیحده باب و فصل مقرر نموده
شد و تحقیق اینست که عجمی را دانستن ترجمه اول
ضرورست بعده اگر بر تمام لطائف و نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک اوامر و نواہی
هم نمیتوان گذشت و اینقدر برای نجات در
آخرت کفایت میکند و بس

فصل دوم

در بیان حقیقت کرامت باید دانست که کرامت
اولیا حق است و منکر آن از ایمان حلاوتی ندارد
خرق عادتیکه از انبیا ظاهر شود آنرا در عرف
شرع معجزه میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کرامتش مینامند و منشا هر دو یکی است
یعنی قرب بارگاه الٰہی اما ظہور معجزه و کرامت
باختیار بزرگان نیست بلکه باختیار و قدرت
خدای عز و جل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نبگویند مثالش آنکه اگر بہلوانی

کہ جس جنگلی نے اوسے سنا دینی اور دنیوی کام
مین اوسپر عمل کیا قال یقول کے علاوہ حدیث مین اور
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہین جسکی بابت آدمی مشکل اور
گران جان کر توجہ نہین کرتے خاصکر
اس زمانہ مین تو علم حدیث بہت ہی آسان ہوگیا
ہے کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف سے جدا ہوگئی اور مراتب کے موافق کتابوں مین
جمع کردی گئی اور ہر مطلب کے واسطے جدا جدا باب اور
فصلین مقرر کی گئی ہین تحقیق مقام یہ ہے کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری بات ہے پھر اگر
اوسکی تمام لطائف و نکات پر اطلاع پاسکے تو اوسکی
احکام منہیات کو دریافت کرنے سے بھی گذری اور
اسقدر عالم آخرت مین نجات کے لئے کفایت کرتا ہے اور بس

دوسری فصل کرامت کی حقیقت کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ اولیا کی کرامت برحق ہے اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت سے محروم ہے جو بات خلاف عادت کے پیغمبرون سے ظاہر
ہوتی ہے اوسے شرع کی عرف مین معجزہ کہتے ہین اور پیغمبر کے
علاوہ جو اور بزرگون سے صادر ہوتی ہے اوسکا نام کرامت رکھتے
ہین مگر منشا دونونکا ایک ہی ہے یعنی جناب الٰہی کا قرب لیکن
واضح رہے کہ معجزہ اور کرامت کا ظہور بزرگون کے اختیار مین
نہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے اختیار و قدرت مین ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات مین اوسکی قوت ہرگز نہین رکھتے
کیونکہ اگر بزرگونکی ذاتمین اوسکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی وزور آور سنگ گران بار وثقیل برداشتن
برکراتش دلیل نمیدارند بسبب اینکه قوت اقتدار
باربرداری بذات او موجود است و اگر همان
سنگ را طفلے ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار
گران نداشت بردارد بر کرامتش دلیل هست
بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نمیداشت اما وقتیکه دست بسنگ
برد و قصد برداشتن کرد خدائے عزوجل
قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الهی از جا برداشته شد از
همین سبب معلوم شد که آن بنده یکے از
مقبولان بارگاه خدا است که او تعالی قوت
خود را متوجه بحال آن بنده میکند و بکارها اعانت
و جانب داری او میفرماید پس هر کار عجیب که
از دستش برآید محل تعجب نیست که قوت حق
شریک حال وارد و اگر انجام کاری از کارها
آسان هم صورت نه بندد جائے شکایت نه
که عجز بشری در پیش افتاده مولنا در مثنوی
میفرماید بیت اولیا راهست قوت از اله
تیر جسته باز گرداند زره پس نفرموده که اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتے
هست از خدا تعالی یعنی قدرت الهی شریک
حال و مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

نہین کہ اسکی مثال یون سمجھنی چاہئے کہ جیسے کوئی قوی اور
زور آور پہلوان کسی بھاری اور بوجھل پتھر کو اوٹھائیگا
تو یہ اوسکی کرامت پر دلیل نہو گی کیونکہ اسقدر بوجھ اوٹھانے
کی قدرت اسکی ذات مین موجود ہے البتہ اوسی پتھر کو
ایک ضعیف اور کمزور بچہ جو اس بھاری بوجھ کی برداشت
نہین رکھتا اوٹھالے تو یہ اوسکی کرامت کی واضح دلیل ہے
کیونکہ یہ ضعیف شخص ہرچند کہ اپنی ذات مین اوسکی
اوٹھانے کی طاقت نرکھتا تھا مگر جب پتھر کو قریب
ہاتھ لگایا اور اوسکے اوٹھانیکا ارادہ کیا تو خدا تعالی
نے اپنی قوت کو اس ضعیف بندہ کے حال کی
طرف متوجہ کیا اور قدرت آلہی سے وہ پتھر جگہ سے اوٹھایا
گیا اسیوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب مین بڑا
مقبول ہے کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اس بندہ
بندہ کیجانب متوجہ کرتا اور تمام کامون مین اوسکی
مدد اور جانبداری فرماتا ہے پس ایسے شخص سے
جو عجیب و غریب کام سرزد ہوتے ہین وہ جائے تعجب نہین ہے
کیونکہ خدا کی قدرت اپنی شریک حال رکھتا ہے اگر آسان اور
سہل کام مین بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی
جگہہ نہین وجہ یہ کہ عجز بشری موجود ہے مولانا روم مثنوی
مین فرماتے ہین بیت اولیا راہست قوت از الہ تیر جستہ
باز گرداند زراہ یعنے اولیا کو خدا کیطرف سے وہ طاقت ہے کہ اوس
تیر کو جو شست سے چھوٹ چکا ہے پھیر دین نہین فرمایا کہ اولیا بذات خود قدرت
رکھتے ہین بلکہ اونہین خدا کی طرف قوت ہے یعنے یہ لوگ خدا
کی قدرت اپنی مددگار اور شریک حال رکھتے ہین اسسبب سے کہ خدا تعالی

عالم ازانہا کمال راضی و خورسند ہست
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد بروجہ شرع وناہم آنہا جز بہ نیکی یاد
نباید کرد واگر شرف ملاقات بدست آید شرط
خدمت بجان و دل بجا می باید آورد و ہدیہ و تحفہ
دریغ نباید داشت و اگر در کتب ایشان سخنی
رفتہ باشد کہ با قرآن و حدیث موافقت نکند
دفعتہً مہرہ اعتقاد از بساط بزرگی ایشان نباید
چید مصرع خطای بزرگان گرفتن خطاست
بلکہ کلام شان را تاویل کردہ موافق از قرآن
و حدیث باید کرد یا محمول بر کلمات سکر و افراط
محبت حق باید اگر کلام صحاب طریقت است
و مبنی بر خطا فی الاجتہاد کند اگر گفتۂ ارباب
شریعت است چرا کہ در اجتہاد خطا از ہمہ اکابر
میشود چون کہ معصوم سوای انبیا دیگری نیست
و زنہار زنہار چنان نکنند کہ قرآن و حدیث
تاویل کردہ از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بیرون
می کشد و مقصود اصلی اتباع قرآن و حدیث است

فصل سوم در بیان اشراک فی العقیدہ

وآن اینست کہ صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن و پری یا ملائکہ یا دیگر مخلوقات

انسی نہایت راضی اور خوش ہے پس بزرگون کی
محبت اپنی سعادت کے بہرے کو لیں ضرور رکھنی چاہئے
اور اونکی تعظیم شرع کے موافق بجالانی چاہئے اور اونکا
نام بجز نیکی کے یاد نہ کرنا چاہئے اگر اونکی شرف ملاقات
میسر ہو جائے تو جان و دل سے خدمت کی شرط بجالانی
چاہئے اور کوئی تحفہ و ہدیہ ونسے دریغ نہ رکھنا چاہئے
اور اگر اونکی کتابوں میں کوئی ایسی بات جو قرآن و
حدیث کے موافق نہ پائی جائے تو دفعتہً اعتقاد کا مہرہ
اونکی بزرگی کے بچھونے سے چن لینا نچاہئے یعنی فوراً بدلی
اور بداعتقادی ظاہر نکرے کیونکہ بزرگون کی خطا
پکڑنی عین خطا ہے بلکہ اونکے کلام کی تاویل کرکے
قرآن و حدیث کے موافق کرنا چاہئے یا کلمات سکر اور
حق تعالی کی افراط محبت پہ حمل کرے اگر یہ صحاب طریقت
کا کلام ہے اور خطا فی الاجتہاد پر اطلاق کرے اگر شریعت
والون کا قول ہے کیونکہ تمام بڑے لوگون سے اجتہاد میں
خطا ہو سکتی ہے وجہ یہ کہ انبیا کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم
نہیں لیکن ایسا ہرگز نکریں کہ قرآن و حدیث کی
تاویل کرکے بزرگونکے کلام کے موافق کرنا چاہئے اسلئے
کہ اس قسم کی باتیں مسلمانونکو اسلام سے خارج کردیتی ہیں اصلی
مقصود تو قرآن و حدیث ہی کی پیروی ہے

تیسری فصل

عقیدہ میں شرک کرنیکے بیان میں شرک فی العقیدہ یہ ہے کہ
خدا تعالی کے اوصاف در رزق و روزی و دنیا و اولاد عطا کرنا یا
آسمان و زمین میں تصرف کرنا پیر و پیغمبر جن پری فرشتون یا اور مخلوق

ثابت کنند اگرچہ اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان پس ہر کہ پندارد کہ انبیا یا ملائکہ یا دیگر غیر اللہ
را اختیار ست کہ آب از آسمان ببارند و دانہ
از زمین برآرند یا کسی را اولاد دہند یا بکشند یا
کور و کر کنند یا ضرری دیگر برسانند یا رزق
و مال و دولت دہند پس صاحب این عقیدہ
مشرک ست پس ندا کردن غیر اللہ را کہ فلان
حاجت من برآر کفر محض ست کہ میفرماید
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواہیم
بیت من ز آدم مدد نمیخواہم ٭ غیر حق نیست
سوی کس راہم ٭ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ محض رہنمونی بسوی حق آمدہ بود بحق او
میفرماید إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ تو ہدایت نمیکنی ہر کرا
دوست میداری لیکن خدا ہدایت میکند ہر کرا
میخواہد معلوم شد کہ سوای او تعالی ہدایت ہم
بدست کسی دیگر نیست و علی ہذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکہ را بروز قیامت دخل و تصرفی
نخواہد شد تا کسی را بجنت برند و کسی را بدوزخ
چنانچہ او تعالی میفرماید يَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ مالک نخواہد
شد کسی از کسی در ہیچ چیز، حکم آن روز در دست

ثابت کریں اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس جو شخص اسباب کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کے سوا آسمان سے
پانی برسا دے زمین سے دانہ نکالے کسیکو اولاد دے یا مار
ڈالے یا اندھا بہرا کردے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچاوے
یا رزق مال و دولت دینے کا اختیار ہے تو ایسے عقیدہ والا
مشرک ہے پس اللہ کے سوا کسی اور کو یا نبی کو پکارنا کہ اے شخص
میری حاجت بر لا خالص کفر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنی ہم خاص تجھ کو
پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں آدمی سے ہم مدد نہیں چاہتا
خدا کے سوا کسی کی طرف میری راہ نہیں، خدا تعالی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جو صرف خلق کی
کی ہدایت کے واسطے حق کی طرف سے آئے تھے ارشاد فرماتا ہے
کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ یعنی تم اے محمد جسکو چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا کے
سوا کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے
علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف اور دخل کی گنجایش نہ ہوگی تا کہ
کسیکو جنت اور کسی کو دوزخ میں لیجاوے دیکھیے حق تعالی
فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ یعنی قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہ ہوگا اوس دن ہر چیز
کا حکم خدا ہی کے لیے ہوگا قیامت کا دن

خداست بروز قیامت مادر و پدر را و اولاد را
نخواهند پرسید و اولاد وی مادر و پدر نخواهند
دید و استادان از شاگردان بیگانه خواهند
شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان
از تابعان بیزار خواهند گشت و تابعان با متبوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که هر وبا
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند بآخرت
نیز همین قسم گمان می برند مثلاً بادشاه بدزدی
اشاره فرمود که دستش ببرند و زیر یا دیگری از
ارکان دولتش شفاعت کرد بادشاه اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکنم خللے بسلطنت بهم
میرسد ناچار ملک اراده خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید یا زن بادشاه رو بشفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار مینماید و دزد را خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقسام رد خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بروز آخرت بحضور آن مختار
محض آیین معامله چگونه واقع خواهد شد که میگویند
لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ باز گرداننده نیست کسی
خواهش وی تعالی را و مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصے قصد انتقامی کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد و پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا ہولناک ہوگا کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھینگے
اور اولاد ماں باپ کا منہ نہ دیکھینگے استاد شاگردوں سے
بیگانے ہونگے پیر مریدوں کے سامنے سے چلتے ہونگے
دنیا میں جنکی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبرداروں
سے بیزار ہونگے اور فرمانبردار لوگ اون سے جنکی یہہ
اطاعت کرتے تھے لڑینگے اب کچھہ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہئے آدمی جسطرح دنیا میں اکثر اوقات
شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اسیطرح آخرت میں بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ نے ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ وزیر یا ارکان
دولت میں سے کسی اور شخص نے اوسکی سفارش کی
بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول
نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہے
ناچار بادشاہ نے اونکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد
اور ارادہ کو باز رکھا یا بادشاہ کی جورو اوسکی سفارش
کرتی ہے اور بادشاہ اوس محبوبہ کی محبت کے سبب اپنے جبر
اختیار کرکے چور کی رہائی کرتا ہے سو خیال کرنا چاہئے کہ ان
باتوں میں خواہش کا رد کرنا لازم آتا اور جبر پیدا ہوتا ہے
قیامت کے دن اوس قادر مختار کی جناب میں اس قسم
کا معاملہ کسطرح واقع ہونے لگا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لَا رَادَّ
لِقَضَائِہٖ کہ اوسکی خواہش و ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا اور
آدمی شفاعت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص بدلہ لینا
چاہتا ہے مگر دوسرے کی ممانعت کی وجہ سے بدلہ نہیں لے سکتا

است ازین نقصان صریح و دیگر مضمون را او
قرآن رو میفرماید واتقوا یوما لا تجزی نفس
عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة ولا
یؤخذ منها عدل ولا هم ینصرون و بترسید
ازان روز که جزا نداده خواهد شد شخصی را از شخصی در
هیچ چیز و قبول نکرده خواهد شد از کسی شخصی شفاعت
و گرفته نخواهد شد از شخصی بدله و نه ایشان مدد کرده
خواهند شد و بعضی میگویند که این آیت و امثال
دیگران در حق کافران است باوجودیکه لفظ لا نکره است
که دلالت بر عموم میکند برای دفع شبه ایشان
خدا تعالی خطاب بمومنین میفرماید یا ایها الذین
آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان
یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة
ای مومنان نفقه کنید از آنچه که رزق داده ام
شما را پیش از آنکه بیاید روزی که نه بیع است دران
روز یعنی فروختن گناه و خریدن نیکی نخواهد شد
و کسی بسبب دوستی بخشنده نخواهد شد و کسی را
شفاعت کسی نفع نخواهد کرد چرا که در قبول
شفاعت مذکوره جبر لازم می آید و معلوم
شد که این آیت در حق مومنان فرموده اند
چرا که خطاب بآنها است و شفاعت را قسمی
است دیگر که دران جبر لازم نمی آید مثالش آنکه
دزدی خوشنویس را بحضرت بادشاه حاضر

سو خدا کی حضور میں یہ بات ہرگز تحقق نہیں ہے اوسکی شان
نو اس قسم کی صریح نقصان سے پاک ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اس مضمون
کو قرآن مجید میں فرماتا ہے واتقوا یوما لا تجزی نفس
عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة ولا یؤخذ
منها عدل ولا هم ینصرون کہ اے لوگو اوس دن سے
خوف کرو جسمیں کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی کفایت
نہ کریگا نہ اوسکی سفارش مقبول ہوگی نہ کسی سے بدلہ
لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائینگے مگر بعضے آدمی
کہتے ہیں کہ یہ آیت اور اس جیسی اور آیتیں کافروں کے
حق میں اوتری ہیں حالانکہ یہاں لفظ لا نکرہ آیا ہے جو عموم
و شمول پر دلالت کیا کرتا ہے پس اونکو اس شبہے کے دفعیہ
میں خدا تعالیٰ مومنوں کو خطاب فرماتا ہے کہ اے ایمان
والو جو چیز ہم نے تمکو دی ہے اوسمیں سے خرچ کرو اوس دن
کے آنے سے پہلی جسمیں بیع یعنی نہ تو گناہ بیچکر نیکی خریدی جائیگی
اور نہ کوئی شخص کسی کی دوستی کی وجہ سے بخشا جائیگا
اور نہ کبھی کسی کی سفارش نفع دیگی کیونکہ اس قسم
کی شفاعت کی قبول کرنے میں جبر لازم آتا ہے پس
واضح ہوگیا کہ یہ آیت مسلمانوں کے حق میں نازل
فرمائی ہے کیونکہ خطاب انہیں سے ہوا ہے شفاعت
کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسمیں جبر لازم نہیں آتا
اوسکی مثال یوں سمجھنی چاہئیے کہ ایک خوشنویس
چور کو بادشاہ کے دربار میں لوگوں نے
حاضر کیا بادشاہ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا

آوردند پادشاه دست بریدنش اجازت فرموده
شخصی دیگر بحضور ملک ظاهر نمود که این گنهگار خط
خوش می کشد اگر دستش بریده شود خوشنویس باین
مملکت باقی نماند از شنیدن این خبر اراده پادشاه
خودبخود مبدل شود بغیر آنکه کسی دیگر بروی جبر کند
بلکه شخصی دیگر یکی از اوصاف بیان میکند که شاه
از وی غافل بود خدای عزوجل فرمود که این قسم شفاعت
هم بروز قیامت واقع نخواهد شد وَيَعْبُدُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَ
يَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ
أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا
فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ
وعبادت میکنند سوائے خدائے آنرا که نه ضرر
میرسند ایشانرا و نه نفع میرسانند ایشان را
ومیگویند که ایشان شفاعت کنندگان ما اند
نزد خدا تعالی بگو آیا آگاه خواهید کرد خدا را بآن
چیز که نمیداند در آسمان و نه در زمین پاک و برتر است
خدا تعالی ازان چیز که شریک میکنند یعنی عالم الغیب
است هر چیز را که در زمین و آسمان است خوب میداند
و بندگان آفریده او هستند نیز خوبیها و عیبهای
هر بنده را خوب میداند حاجت بیان دیگران
نیست پس بهر صورت شفاعت اگرچه جبر لازم
نمی آید با لاعلمی و نادانی آن عالم الغیب والشهادة

حکم فرمایا مگر ایک اور شخص نے بادشاہ کے حضور
مین عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر اسکے
ہاتھ کاٹے جائینگے تو اس شہر مین خوشنویس
باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاہ کا
ارادہ خودبخود بدون اسکے کہ کوئی اوسپر جبر
کرے بدل جاتا ہے اور کسی قسم کا جبر لازم نہین آتا اتنی بات ضرور
ہے کہ ایک شخص مجرم کے صفون مین سے ایک ایسا وصف
بیان کرتا ہے جس سے بادشاہ غافل تھا خدا تعالی
نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب مین
اس قسم کی بھی سفارش واقع نہوگی چنانچہ فرمایا
اور خدا کے علاوہ اونکو پوجتے ہین جو انہین
نہ ضرر دیتے ہیں نہ نفع پہنچاتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہ خدا تعالی کے پاس ہماری شفاعت
کرنے والے ہین اے محمد تم کہدو کیا آگاہ کروگے
خدا کو اوس چیز سے جسکو آسمان و زمین مین
نہین جانتا خدا تعالی پاک اور بزرگ ہے اوس
چیز سے کہ شریک کرتے ہین یعنی جو چیز زمین
اور آسمان مین ہے خدا اوسے خوب جانتا ہے
کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اور سب اوسکی مخلوق
ہین نیز وہ ہر بندہ کی بھلائی برائی خود ہی
خوب جانتا ہے اسکے سامنے دوسرون کو بیان
کرنے کی کوئی بھی حاجت نہین پس اس قسم کی شفاعت
مین ہرچند کہ جبر لازم نہین آتا لیکن اوس عالم الغیب والشہادۃ

لازم می آید تعالی شانه و نیز شفاعت را طوری
است دیگر مثالش آنکه چهار دزدان بیکبار بحضرت
پادشاه گرفتار آمدند سه از ان بکار دزدی چالاک
و از غضب سلطانی بی باک و یکی از ان مرد پرهیزگار بود
که اتفاقاً باغوای شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمد
آب از دیده همین ریزد و سر از ندامت عصیان
برنمیدارد پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهانی
باین فعل قبیح گرفتار آمده و دزدی را شعار خود مقرر
نه نموده رحمت پادشاه بسوی عفو تقصیرش
متوجه میشود اما آئین سلطنت تقاضا نمی کند
که یکی را بخشند و دیگر ان را دست ببرند آنگاه
پادشاه خود سببی میجوید و بسوی یکی از امرای
دولت باخفا اشاره می فرماید که بحق فلان
روی شفاعت بیار تا به بخشم مجرد فهم این اشاره
یکی از مقربان مجلس جبین شفاعت می ساید
که این گنهگار را بما علاقه هست اگر از تقصیرش
درگذرید احسان بر احسان است بمعاینه این
حال مالک از انتقامش درگذشت درین صورت
شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه عین رضا
و خواهش او همین بود که واقع شد پس در روز قیامت
همین صورت متحقق خواهد شد که بآن اشاره پیغمبر ما
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کیست
که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر باجازتش

کی بے علمی اور نادانی لازم آتی ہے اور اوسکی شان
اس سے برتر ہے شفاعت کا ایک اور بھی طریقہ
ہے جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور دفعۃً بادشاہ کے سامنے
گرفتار ہو کر آئے تین تو اونمین سے چوری اور عیاری
کے فن مین نہایت ہوشیار اور سلطانی غضب سے
بے باک تھے اور ایک اونمین پرہیزگار آدمی تھا اتفاقاً
شیطان کے مکر و فریب مین آکر اس بُرے فعل مین
مبتلا ہو گیا تھا اب بادشاہ کے حضور مین آنکھون سے
آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر اوپر نہین
اوٹھاتا ہے جب سے بادشاہ نے معلوم کر لیا کہ یہ بیچارہ
اس بُرے فعل مین ناگہان گرفتار ہو گیا ہے اسنے چوری
کا پیشہ مقرر نہین کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
اوسکی عفو تقصیر کیطرف متوجہ ہوتی ہے مگر سلطنت کا
قانون اسبات کو نہین چاہتا کہ ایک کو بخش دین
اور اورون کو ہاتھ کاٹین اسوقت بادشاہ خود کوئی
سبب ڈھونڈتا اور حاضرین دربار مین سے ایک شخص کیطرف
خفیہ اشارہ کرتا ہے کہ تو فلان شخص کی سفارش کر تاکہ مین
اوسے بخشدون اس اشارہ کے سمجھتے ہی مقربان مجلس
مین سے ایک شخص شفاعت کی پیشانی زمین پر گھستا ہے کہ
اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو معاف
فرماینگے تو احسان پر احسان ہوگا یہ حال دیکھ کر
بادشاہ بدلہ لینے سے درگذر کرتا ہے پس ایسی قسم کی
شفاعت مین بادشاہ پر کوئی جبر لازم نہین آتا ہے

پس هیچ کس را اجازتش خواهد شد سفارش را وجلوگیر
خواهد شد ونعوذ بالله اگر ارادهٔ الهی بانتقام کسی
متعلق خواهد شد که طاقت دارد که دم شفاعت
بزند خدای عزوجل را راضی باید نمود که شفاعت
همه بدست او و بحقیقت شافع نیز همون ذات
پاک است بسوی همین معنی اشاره می فرماید
قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا بگو ای محمد خاص
برای خدا است شفاعت همه یعنی شفاعت
همه بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
که بسیاری از نادان حقیقتش نمی فهمند و
طاعت غیر را از طاعت خدا تعالی زیاده تر
میدانند پس هیچ یکی را از انبیا و اولیا قدرت
بنفع و ضرر رسانیدن در دین و دنیا نداند همین
معنی ازین آیه مقصود است قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي
نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ
لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ بگو ای محمد صلی الله علیه وآله وسلم
که نمی توانم برای خود نفع و ضرر رسانیدن
مگر آنچه که خدا خواسته است واگر من دانستمی
علم غیب را هر آینه بسیار جمع کردمی از جنس منفعت
و نرسیدی مرا هیچ سختی نیستم من مگر آنکه بیم کننده
و مژده دهنده برای گروهی که یقین میدارند

بلکہ اوسکی رضا اور خواہش اسمین تھی جو واقع ہوا
سو قیامت کے دن شفاعت کی یہی صورت متحقق
ہوگی جسکی طرف یون اشارہ فرماتے ہین مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کہ کون شخص ہی
جو خدا تعالی کے پاس سفارش کرے مگر اوسکی اجازت
کے ساتھ پس جس شخص کے حقمین اوسکی اجازت
ہوگی اوسکی سفارش جلوہ گر ہوگی اور اگر عیاذا باللہ
ارادہ الٰہی کسی کے بدلہ لینے پر متعلق ہوگا تو کسکو
طاقت ہوگی جو اوسکی حضور مین شفاعت کا دم
مارے پس خدا تعالی کو راضی کرنا چاہیے جسکے ہاتھ
مین شفاعت کی باگ ہے اور درحقیقت سفارش
کرنے والا بھی وہی پاک وبے پروا ذات ہے چنانچہ
اسی معنی کیطرف اشارہ فرماتے ہین قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِيعًا کہ اے محمد تم کہدو کہ خاص خدا ہی کے واسطے تمام
سفارش ہے یعنی شفاعت بھی کسی دوسرے کے ہاتھ مین
نہین ہے یہ شفاعت کا حال ہے جسکی حقیقت نہین سمجھتے
اکثر نادان لوگ اطاعت غیر خدا کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری
سے زیادہ تر جانتے ہین پس مسلمان کو چاہیے کہ پیغمبرون
اور ولیون مین سے کسیکو بھی دین و دنیا کے نفع و ضرر پہنچانے
پر قادر نجانے چنانچہ یہی معنی اس آیت سے مقصود ہین
قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ
وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

حاصل آنست کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
باوجودیکہ رسول اند طاقت ندارند کہ منفعتے
بجان خود برسانند و خود را از ضرر باز دارند و نیز حق تعالی
فرمود کہ بگو ای محمد کہ من علم غیب ہرگز نمیدانم این مخصوص خدا
است اگر من دانستمی علم غیب را پس منفعت بسیار جمع کردمے
و ہیچ ضرر بمن نرسیدے مثلاً اگر دانستمے کہ اسپ
من فردا خواہد مرد بدست کافرے فروختمے و اگر
دانستمے کہ بروز جنگ احد شکست خواہد شد
آن روز جنگ نکردمی ما را چنانکہ شمایان میدانید
کہ پیغمبر آنچہ کہ یاد میکنیم میشنود و ہر چیز آیندہ یا غایب
از نظر را میداند غلط محض است من ازین قسم
نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الٰہی و
مژدہ دادن از نعمتہائے غیر متناہی است
فقط آنکسان را کہ سخن ما باور میدارند کس
نمیداند کہ پس پشت ما چیست و شام چہ
ظاہر خواہد شد و نیز بآیۂ دیگر میفرماید وَلَا
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ
و احاطہ نمی کنند مردمان ہیچ چیز را کہ در علم خدائے
است مگر ہمان قدر کہ خدائے خواست معلوم
شد کہ ہر چہ در علم پروردگار است غایب از نظر
بندہ است ہیچ چیز ازان بندہ را معلوم نمیشود
مگر ہر قدر کہ خدا خواہد ہمان قدر علم میدہد پس
این ہم باختیار خدا است نہ باختیار بندہ تا ہر چہ

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجیو کہ میں اپنے لیے نفع
و ضرر پہنچانیکی طاقت نہیں رکھتا مگر جو خدا نے چاہا اور اگر میں
علم غیب جانتا تو منفعت کی جنس سے بہت کچھ جمع کر لیتا
اور مجھکو کوئی سختی نہ پہنچتی میرا کام بجز اسکے اور کچھ نہیں
کہ میں ڈرانیوالا اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں اونہیں
خوشی سنانیوالا ہوں اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خدا کے رسول ہیں مگر تب بھی
اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہیں
رکھتے نیز حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد تم کہدو میں ہرگز علم
غیب نہیں جانتا یہ تو محض خدا کا خاصہ ہے اگر میں علم غیب جانتا
تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھکو کوئی نقصان بھی
نہ پہنچتا مثلاً اگر میں جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائیگا
تو اوسے کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا اور اگر مجھے علم ہوتا کہ جنگ
احد میں شکست ہوگی تو اوس روز جنگ نہ کرتا تم
جو ہمارے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جسوقت ہم اپنے پیغمبر
کو یاد کرتے ہیں وہ سن لیتا ہے اور ہر آنیوالی چیز کو یا جو
نظر سے غائب ہے اوسے خوب جانتا ہے محض غلط اور بیہودہ ہے
میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں میرا کام تو عذاب الٰہی
سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتوں کی خوشخبری سنانا ہے اور
یہ بھی صرف انہیں لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین
رکھتے ہیں کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ ہماری پیٹھ پیچھے
کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت میں
فرماتا ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کہ آدمی

بخواهد بفهمد **فصل چهارم** در بیان شرک
فی العبادت باید فهمید که تعظیمها نیکه برای حق تعالی
مقرر کرده اند آنرا عبادت میگویند اگر آن تعظیم را
شارع مقرر فرموده و اگر جماعت دیگر مقرر کرده
باشد ملحق بعبادت می نامند پس تعظیمیکه
خدا تعالی را بجا می آرند بمخلوق نباید کرد
که میفرماید وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس مگردانید برای خدا
تعالی همسران در عمل با وجودیکه شما میدانید
که کسے همسر او تعالی نیست یعنی شما یان
در عقیدهٔ خود کسی را برابر بمرتبه خدا نمیدانید
لیکن در تعظیمات برابر میکنید از وقت آدم
تا این دم باین طور کافرے پیدا نشده که دو
خدا گفته باشد یا کسے مخلوق را در مرتبه برابر خدا تعالی
دانسته باشد در علم خود لیکن همین قدر میدانند
که بزرگان را بسبب قرب در کارخانه الٰهی دخلے است
و بسبب کثرت ریاضت اند کے از صفات
باری تعالی در ایشان پیدا گشته مثلاً پروردگار
اگر بشمار ایشان پیدا میتواند کرد این بزرگان
اگر خواهند یک دو شخص را پسر بخشند و اگر پروردگار
تمام عالم زمین را مقهور و معذب تواند کرد این
بزرگان کسے را که بخدمت شان بے ادبی کند
البته چیزے ضرر رسانیدن میتوانند چون باعتقاد

خدا کی علم مین سی کچھہ بھی احاطہ نہین کرسکتے مگر اوسی قدر
کہ خدا نی چاہا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کو علم مین ہی وہ
بندہ کی نظر سی غائب ہے اور وہ بن بتائے بندہ کو کچھہ بھی
معلوم نہین ہوسکتا ہان جسقدر خدا چاہتا ہی اوتنا
علم دیدیتا ہی پس یہ بھی خدا کو اختیار ہے نہ بندہ کو
اختیار ہین جو چاہی سمجھہ لیے **چوتھی فصل** عبادت مین
شرک کرنیکے بیان مین سمجھنا چاہئے کہ جو بزرگی اور تعظیم
حق تعالی کو واسطے مقرر کی ہی اوسی **عبادت** کہتے
ہین اگر یہ تعظیم شارع نی مقرر فرمائی ہی اور اگر کسی اور
جماعت نے مقرر کی ہی تو اوسکا ملحق بعبادت نام رکھتے
ہین پس جو تعظیم کہ خاص خدا تعالی کو واسطی بجا لاتی ہین وہ
مخلوق کو کرنی نہ چاہئی کیونکہ فرماتی ہین وَلَا تَجْعَلُوا
لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالی کی لئی
کسی کام مین ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتی ہو کہ خدا کا کوئی
ہمسر نہین ہی مطلب یہ ہے کہ اے لوگو تم اپنی عقیدہ
مین خدا کو مرتبہ کی برابر کسی اور کو نہین جانتے ہو پر تعظیم
و بزرگی مین اوسکی برابر اورونکی بھی کرتے ہو آدم
علیہ السلام سی لیکر اسوقت تک کوئی کافر ایسا
پیدا نہین ہوا جسنے دو خدا کہی ہون یا اپنی علم و عقائد
مین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ مین جانا ہو مگر
اسقدر جانتے تھے کہ بزرگون کو تقرب کی وجہ سی خدا کی
کارخانہ مین کچھہ دخل ہی اور کثرت ریاضت کی وجہ سی
خدا کی صفات مین سی کچھہ انمین بھی پیدا ہوگئی ہین مثلاً

مردمان این ظن فاسد مستقر شده است بهمین
سبب تعظیمات بزرگان خارج از حد بجا می آرند
و در تحصیل رضای ایشان بسیار سعی مینمایند و همین است
شرک باللہ کہ آنرا مردود کرده اند اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
بیشک خداتعالی نمی بخشد آنرا که شریک کند بخدا
و می بخشد کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
دیگری را شریک کند باید که دست افسوس بر سر
زند و امید نجات آخرت از دل رما سازد
تعظیماتیکه در شرع برای خداست یعنی
عبادت هر چند که بسیار است ما دو چار از ان
بیان میکنیم تا دیگر انرا بر وی قیاس نمایند
از انجمله است ارکان صلوٰة که برای دیگران
نباید کرد کسیکه غیر الله را سجده کند کافر گردد که
میفرماید وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ
اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سجده کنید آن
خدا که پیدا کرده است آنها را که هستید شما که
همون خدا را عبادت می کنید وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ و رکوع کنید با رکوع کنندگان
هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت رکوع
قدرا تعظیما خم کرد بشرک افتاد وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِيْنَ و ایستاده شوید برای خدا فرمان بردار
یعنی دست بسته و با ادب برپا استادن

خداتعالی اگر بیشمار آدمی پیدا کرسکتا ہی تو یہ بزرگ اگر چاہین
تو ایک دو آدمیونکو فرزند بخش سکتے ہین اور اگر خداتعالی
سارے جہان کو عذاب قہر مین مبتلا کرسکتا ہی یہ بزرگ
اوس شخص کو جو انکی خدمت مین بے ادبی کرے بالفرض
کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہین چونکہ آدمیونکو اعتقاد مین
یہ فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہوگیا ہی اسلیے وہ بزرگون
کی بزرگیان حد سے زیادہ بجالاتے ہین اور اونکی رضامندی
حاصل کرنے مین بہت کوشش کیا کرتے ہین پس اسی کو
شرک باللہ کہتے ہین جسکا قرآن مین ذکر ہوا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
یعنے جو شخص خدا کے ساتھ شریک کرتا ہی خداتعالی اسکی
بخشش نہین کرتا اور اوسکے علاوہ جسے چاہتا ہی بخش
دیتا ہی پس جو شخص خدا کی بزرگی اورون کو شریک
کرے اوسے افسوس کے ہاتھ سے سر پیٹنا اور آخروی نجات کے
سودا دل سے نکال ڈالنی چاہیے شرع شریف مین جو بزرگیان
خدا کے لیے ہین یعنے عبادت ہرچند کہ وہ بیشمار ہین مگر ہم
اون مین سے دو چار بیان کرتا ہون تا کہ اورون کو
اونپر قیاس کرلین منجملہ اونکی نماز کے ارکان ہین جو
دوسرونکے لیے کرنے نہ چاہئیں مثلا جو شخص خدا کے علاوہ غیر
کو سجدہ کریگا کافر ہوگا کیونکہ فرماتے ہین وَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنے
خدا ہی کو سجدہ کرو جسنے تمام چیزون کو پیدا کیا اگر تم خدا
ہی کی عبادت کرتے ہو اور فرمایا وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

پیش غیر خدا شرک است وحیث ما کنتم
فولوا وجوهکم شطره و هر جا که باشید
پس بگردانید روئے خود را بطرف خانہ کعبہ
پس وقت عبادت روی گردانیدن و متوجه شدن
بسوئے قبر بزرگان تعظیما سوائے بیت الله
شرک است و همچنین است دعا کردن از غیر الله
که می فرماید ومن اضل ممن یدعوا من دون الله
من لا یستجیب له الی یوم القیمة وهم عن
دعائهم غافلون کدام گمراه تر است از ان
کسانیکه ندا می کنند سوائے خدا آن شخص را
که قبول نخواهد کرد او را و آنها که از ندا کردنش
غافلاند یعنی ازین قوم زیاده تر گمراهی
نیست که مردگان یا دیگر غیر الله را ندا می کنند
و ایشان هرگز جواب این گمراهان نمیدهند
میدانند که ایشان می شنوند بلکه ایشان
بیخبرانند از ندا کردن و فریاد بر آوردن این
گمراهان مردانیکه میگویند یا رسول الله یا علی
و یا غوث الاعظم و یا حسنین یا فاطمه و ای خواجه
و یا پیر احوال خود را ازین آیه کریمه ملاحظه
فرمایند انک لا تسمع الموتى ولا تسمع
الصم الدعاء بیشک تو شنوانی کنی مرده را
و شنوانی کنی کر را یعنی در باب شنیدن مرده
و کر برابر است وما انت بمسمع من فی القبور

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو پس جسنے غیر خدا کو سامنے
رکوع کیا یعنی رکوع کی طرح تعظیم کی جہت سے قد کو خم کیا وہ
ضرور شرک کے گڈھے میں پڑا اور فرمایا وقوموا لله
قانتین کھڑے رہو خدا کے لئے فرمانبردار پس کسی کے سامنے
ہاتھ باندھکے پانوں کو ملا کر کھڑا ہونا شرک ہوا اور فرمایا
وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره جہاں
کہیں تم ہو تو اپنے مونہوں کو خانہ کعبہ کی طرف پھیرو
پس عبادت کے وقت بیت اللہ کے علاوہ بزرگوں
کی قبر کی طرف تعظیما متوجہ ہونا اور منہ کرنا شرک ہے
اور اسیطرح غیر خدا سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد
ہوتا ہے ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا
یستجیب له الی یوم القیمة وهم عن دعائهم
غافلون یعنی کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص سے کہ خدا
کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک
اوسکی دعا قبول نہ کریگا اور یہ کہ وہ انکی دعا سے محض بے خبر
ہیں مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
نہیں ہے جو مردوں یا کسی اور کو خدا کے سوا ندا کرتے
ہیں اور وہ ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتے نہ
جانتے ہیں کہ وہ سن رہے ہیں حالانکہ وہ ان گمراہوں
کی دعا مانگنے اور فریاد چلانے سے محض بے خبر ہیں جو آدمی
کہ یا رسول اللہ اور یا علی اور یا غوث الاعظم اور یا حسنین
اور یا فاطمہ اور اے خواجہ اور اے پیر کہا کرتے ہیں اپنے
احوال کا اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنوا
کنندہ آن شخص را کہ در قبر ست و قرآن
شریف را اگر برائے خدا خوانند عبادت
است و اگر برائے رضامندی و تقرب
غیر اللہ بخوانند شرک است روزہ کہ از
اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ
گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
مطلق خواہند شد ارکان حج کہ از اعظم
عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر است
صریح باید کہ گرد قبر یا خانہ سوائے خانہ
کعبہ نگردند کہ میفرماید وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
و درمیان دو مکان سوای صفا و مروہ نباید
دوید و جانور را سوائے خدا تعالیٰ برائے
دیگر ذبح نباید کرد ہمچنین است سر تراشیدن
و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
زکوٰۃ ست و انفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
جن و پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
است و خوردن آن طعام ناجایز قال اللہ
تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ حرام

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ یعنی
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو سنا سکتے ہو
نہ بہروں کو یعنی سننے کو حقیقیں مردہ اور بہرہ برابر ہے
وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور نہ تم اون لوگوں
کو سنا سکتے ہو جو قبروں میں ہیں اسیطرح قرآن مجید
محض خدا کے واسطے پڑھنا عبادت ہے اور غیر خدا کی رضامندی
اور تقرب کے واسطے پڑھنا شرک روزہ جو ساری عبادتوں
سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے واسطے رکھیں خواہ سارا
روزہ یا آدھا کافر مطلق ہونگے اسیطرح حج جو تمام عبادتوں
سے فضل ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کریگا صریح کفر میں
مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
نہ چاہیے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے اور صفا
مروہ کے سوا کسی مکان میں دوڑنا نہ چاہیے اور جانور
خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے ذبح نکرنا چاہیے
اسیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے والوں جیسی صورت بنانا نہ چاہیے
اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کرسکتے ہیں اور تمام
بندگیوں میں بہتر بندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ میں مال
صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردوں کے
نام پر یا بزرگوں کی نیاز یا جن پری اور فرشتے یا خدا
کے سوا کسی اور کے واسطے ہو تو شرک ہے اور اسکا کھانا ناجائز
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ یعنے تم پر مردہ

کرده شد بر شمایان مرده و خون و گوشت خوک و هر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز مثالش آنکه در حضور پادشاه رعیتی نذر پیش غلام پادشاه برد با آنکه پادشاه خود معبود است پس لابد آن رعیت بمعرض عتاب سلطانی همی افتد و نذرش را نیز بر خاک مذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول کرده باشد آنهم بمحل غضب درآید و اگر انکار کرده باشد نقصان باو نمیرسد پس آن نذر را که بر خاک مذلت افتاده است شخصی دیگر قصد گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی درآید پس ظاهر شد باوجود حاضر بودن آن ملک حقیقی اگر نقدی یا طعامی نذر غیر الله نماید گرفتن و خوردن آن ناجایز بود درین جزو زمان اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند و طعام نذر بزرگان میدهند و نقد بنام غیر الله میدهند حالانکه این جمله عبادات موحدان محض برای خدا می کنند چون مردمان سوال می کنند که چرا مرتکب این امر شرک عظیم میشوید عوام الناس جوابهای بیهوده و کلمات جهالت بر زبان می آرند و می گویند بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم و پیروی مینمائیم آن چیز را که جمع یافته ایم بر آن پدران خود را یعنی از گفته شما رسوم جد و پدر نمیگذاریم

اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا جاوے حرام ہے اسکی مثال یون سمجھئے کہ کوئی رعیت بادشاہ کے سامنے اوسکی غلام کے پاس نذر لے گیا باوجودیکہ بادشاہ خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ شخص غضب سلطانی کے محل مین پڑیگا اور بادشاہ اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ نذر غلام نے قبول کرلی ہو تو وہ بھی محل غضب بادشاہی ہوگا البتہ اگر غلام نے اوس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچیگا پھر اوس نذر کو جو ذلت کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ کریگا تو وہ بھی ضرور بادشاہی غضب مین گرفتار ہوگا پس معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اوس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا کھانا غیر خدا کی نذر کرے اوس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز ہے اس اخیر زمانہ مین اکثر آدمی مردون کی قربت کے واسطے قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتے ہین اور نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہین جیسا کہ موحد لوگ یہ سب عبادتین محض خدا کے واسطے کرتے ہین جب آدمی اونسے سوال کرتے ہین کہ تم اس شرک عظیم کو کیون مرتکب ہوتے ہو تو عوام الناس تو بیہودہ جواب دیتے اور جہالت بھرے کلمے زبان پر لاکر کہتے ہین بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ہم تمہارا کہنا نہ مانینگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع پایا ہے اوسی پر عمل کرینگے اور اوسکی پیروی سے جان نہ دینگے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی ہمیشہ کی رسم چھوڑینگے

مردمانیکہ سابق مرتکب این امور شدہ اند ہیچ
مصلحتے فہمیدہ باشند بجواب ایشان خدای
عزوجل مے فرماید اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ بگو اگر آبای شما باشند
کہ فہم نمیکردند چیزیرا و ہدایت نیافتہ باشند بسوی
توحید چہ جای تعجب است یعنی فقط رواج
آبا و شما برای محمود بودن آن عمل دلیل نیست
تعجب نکنید و گمراہی پدران خود اگرچہ بظاہر
دلق در بر داشتہ باشند و بعضے مردمان
کہ روز چند کتاب بینی کردہ اند حیلہا شرعی
اظہار مینمایند کہ ما قرآن بزرگان میخوانیم و طعام
بنام غیر اللہ نمیدہیم و جانور برای بزرگان ذبح
نمیکنیم بلکہ این امور محض برای خدا
میکنیم و ثوابش بہ بزرگان می بخشیم تامل باید
نمود کہ ایشان حیلہ گران اند اگر برای خدا میکنند
چرا تخصیص ماہ مے نمایند مثل محرم و
ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان وغیرہ
چرا تخصیص طعامہای مرغوب بزرگان مے
نمایند مثل پلاؤ و مالیدہ وغیرہ و حصہ با موال
خود چرا مقرر مے کنند کہ او را قبل از ایام مقررہ
اندک ہم للہ صرف نمے کنند و جانوریکہ ذبح
مے کنند چرا بر وے نشان مے بندند و
پیش قبور مے برند این ہمہ شرک خالص است

آخر پہلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہین اونہون
نے بھی تو ہمین کچھ لی نہ کوئی مصلحت سمجھی ہوگی اون کے
جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے وَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا
یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ کہ ای محمد تم ان سے کہدو
بہلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کو سمجھتے ہون اور توحید
کیطرف راہ یاب نہون تو کیا تعجب کی بات ہے یعنی
صرف تمہارے باپ دادا کی رسم و رواج اس کام کو
پسندیدہ ہونے کی دلیل نہین ہے اپنے باپ دادا کی گمراہی
مین تعجب نہ کرو اگرچہ بظاہر گدڑی پوش ہی ہون
اور بعضے آدمی چند دن کتابون کا مطالعہ کر کے شرعی
حیلہ ظاہر کرنے لگتے ہین کہ ہم قرآن بزرگون کے لئے
نہین پڑھتے غیر خدا کے نام پر کھانا نہین دیتے
بزرگون کے واسطے جانور ذبح نہین کرتے بلکہ یہ سب نیک
کام محض خدا کے واسطے کرتے اور اوسکا ثواب بزرگون
کو بخشتے ہین غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ حیلہ گر نہین
تو اور کون ہین بہلا اگر خدا کے واسطے کرتے ہین تو
مہینہ کی تخصیص جیسے محرم میران جی مار شب برات
وغیرہ کی کیون کرتے ہین اور جو کھانے اون بزرگون
کو مرغوب ہوتے ہین جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیون
خاص کرتے ہین اور اپنے مالون مین حصہ کیون مقرر
کرتے ہین کہ ایام مقررہ سے پہلے کچھ بھی صرف نہین کرتے
اور جس جانور کو ذبح کرتے ہین اوسپر کیون نشان لگاتے
اور قبرون کو سامنے لیجاتے ہین یہ سب تین خالص شرک کی ہین

که شیطان بحیله و فریب بخشیدن ثواب بدل آنها انداخته است بسبب اینکه آن ملعون بحضور پروردگار وعده کرده است قال لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا گفت شیطان از خدای عز و جل که بیشک خواهم گرفت از بندگان تو حصه مقرر کرده شده و بیشک گمراه خواهم کرد آنها را و به تحقیق آرزوے باطل بدل آنها خواهم انداخت و بیشک حکم خواهم کرد ایشان را پس بشگافند گوشهائے چارپایان را و هر آینه حکم خواهم کرد پس باید که متغیر کنند خلق خدا را و هر کسیکه بگیرد شیطان را دوست سوائے خدا پس بیشک در نقصانے افتاد نقصانے ظاہر یعنے شیطان وعده کرده است که از بندگان تو حصه مقرر خواهم کرد باینطور که هر سال در دو صد روپیه اینقدر نیاز غیر الله بدهند یا هر سال اینقدر غله بنام فلان بزرگ جدا نمایند و آرزوے باطل بدلها ایشان انداخته است مثلاً این مضمون که هر شخص نیاز این بزرگان ادا خواهد کرد ضرور این

که شیطان نے حیله اور فریب سے اون کے دلون مین ثواب کا بخشنا اور اوسکا عمل کرنا ڈالدیا ہے کیونکہ وه ملعون خدا کے سامنے وعده کرچکا ہے قال لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا خداتعالی کے حضور مین شیطان بولا که بلاشبه مین تیرے بندون سے ایک مقرر معین حصه لونگا اور بیشک مین اونھین گمراه کرونگا اور اون کے دلون مین جھوٹی آرزوئین ڈالونگا اور مین اونھین جانورون کے کان پھاڑنے کا حکم کرونگا مین اونھین حکم کرونگا وه خدا کی پیدایش کو بدل ڈالین گے خداتعالی فرماتا ہے جو شخص خدا کے سوا شیطان کو دوست رکھے گا بلاشبه وه صریح اور ظاہر نقصان مین پڑیگا یعنے شیطان نے وعده کیا ہے که مین تیرے بندون سے باین طور حصه مقرر کرونگا که ہر برس دو سو روپیه مین اسقدر خدا کے غیر کی نیاز چڑھائین یا ہر برس اتنا غله فلان بزرگ کے نام پر علیحده کرین اور اون کے دلون مین باطل آرزوئین ڈالی ہین مثلاً یه مضمون سمجھا یا ہے که جو شخص ان بزرگون کی نیاز ادا کرے گا تو یه بزرگ اوسکی ضرور

بزرگان شفاعت کردہ بجنت خواہند برد
وحکم مے کند تا خلقت خدائے را متغیر
مے کنند بانیطور کہ خود را خواجہ سرا
کنند یا ریشہا رخود را بتراشند یا بطور دیگر
خود را منقلب کنند نعوذ باللہ منہا این
ہمہ مکر شیطان است کہ بتقریب ثواب
بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
وعدہ ہائے خود را ایفا مے نماید و اگر
از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
بہ بخشیدنش تامل نمے کنند و اگر یک روپیہ
بخواہند ہزار حیلہ درمیان آرند پس ثواب
آخرت در دل اینہا قدر و وقارے ندارد
کہ بے تکلف بدیگران مے بخشند بحدیث
مذکور ہست کہ بروز قیامت شخصے را نیکی
و بدی بمیزان عدالت برابر خواہد شد حکم
خواہند کرد کہ یک عمل خیر دیگر بیار تا نیکی تو
زیادہ شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
عزیز دست التجا دراز خواہد کرد ماد ر و پدر و زن
و فرزند بہ بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواہند
نمود امروز چہ بے باکی ہست کہ بخشیدن
ہزارہا عمل خیر دریغ نمے کنند مگر قدر اعمال
و خوف آخرت نمیدارند و اعمال را بس
خفیف و سبک مے انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کرکے جنت میں داخل کرینگے
نیز شیطان حکم کرتا ہے کہ لوگ خدا کی سدا انسکو
اسیطرح بدل ڈالتے ہیں کہ اپنے کو خواجہ سرا بنا لیتے ہیں
یا ڈاڑیون کو منڈوا ڈالتے یا کسی اور طرح اپنی شکل
پلٹ لیتے ہیں نعوذ باللہ منہا پس یہ سب شیطان
کے داؤ ہیں اور انکو ثواب عطا کرنے کے تقرب سے
آدمیون کے دلون میں شرک ڈالتا اور اپنے
وعدون کے پورا کرنے میں کوشش کرتا
ہے دیکھئے اگر آدمیون سے قرآنمجید کے
ختم کا ثواب طلب کرتے ہیں تو اسکے دینے
مین کچھو کبھی تامل نہین کرتے اور ایک روپیہ
مانگئے پر ہزارون حیلے پیدا کرتے ہین پس
ان لوگون کے دلون میں آخرت کا ثواب کوبھی
وقعت قدر نہین رکھتا کیونکہ بے تکلفا ور کو بخشدیتے
ہین ایک حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے دن
ایک شخص کی نیکی اور بدی میزان عدالت مین
برابر اوترینگی حکم ہوگا کہ ایک بھلائی اور لے آ
تا کہ تیری نیکی زیادہ ہوجائے اور جنت کا مستحق ہو
پس یہ شخص ہر ایک عزیز کے آگے التجا کا ہاتھ پھیلاویگا
مگر ماں باپ اور جورو بچے ایک بھلائی تک دینی میں انکار
کرینگے غرضکہ ایک نیکی ڈھونڈھے نہ ملیگی اجر کیا شوخ
اور بیخوفی ہے کہ ہزارون نیکیوں کے بخشنے میں بھی دریغ
نہیں کرتے مگر بات یہ ہے کہ یہ لوگ اعمال کی قدر اور آخرت

بخشیدن باید فہمید کہ نزد بعضے علما ثواب
از بخشیدن دیگری بدیگری نمیرسد بدلیل قولہ تعالیٰ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ خاص
برائے اوست ہرچہ کسب کردہ است و
بروست ہرچہ کسب کرد و نیز از بسیاری
از آیات و احادیث بر ہمین معنی دلالت
میبارد و نیز مخالف قیاس است کہ ہنوز
قبولیت و عدم قبولیت عمل بجناب پروردگار
ظاہر نشدہ و جزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چہ مے بخشد و نزد بعضے
علما مثل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزہ وغیرہ بدیگران
نمیرسد و ثواب عبادت مالی مثل طعام خورانیدن
و چاہ کندیدن و پل بستن بعد از بخشیدن
مردمان بدیگران میرسد قیاس بر اینکہ جملہ
علما متفق اند کہ اداے دین دیگران بعذاب
آخرت برائے مردگان رہائے میشود
و نقل است کہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارے پرسید کہ مادرم مردہ است میخواہم
کہ چیزے بکنم کہ بکارش آید حضرت بکندن
چاہے اشارۃ فرمود اما جملہ اہل علم متفق اند
براینکہ بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و متواتر
اصحاب منقول نیست باوجودیکہ از مادران

کا خوف نہیں رکھتے بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
ہلکا جانتے ہین ان ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضے
علما کہتے ہین کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہیں پہونچتا اور اسپر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنے ہر ایک
کے لیے اوسی چیز کا نفع ہے جو اوسنے کمایا اور خاص اوسی
پر ہے بگاڑ جو اوسنے حاصل کیا علاوہ اسکے اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہین اور
قیاس کے مخالف بھی ہے کہ ابھی تک جناب الٰہی
مین عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہیں ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ مین نہیں ہے تو دوسرون کو
کیا بخش سکتا ہے اور بعض علما جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز روزہ
وغیرہ دوسرون کو نہیں پہونچتا ان عبادت مالی
کا ثواب جیسے کھانا کھلانا کنوان کھودنا
پل بنوانا جو شخص خدا کے واسطے آدمیون کے بخشنے سے
دوسرون کو ثواب بھی باین قیاس پہونچتا ہے کہ تمام
علما متفق ہین کہ قرضدارون کو قرض ادا کرنیسے مردون
کے عذاب آخرت سے رہائی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری ماں مرگئی ہے مین اوسکے لیے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہون جو اوسکے کام آئے حضرت نے
کنوان کھودنے کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

ویدران وبزرگان محبت بسیار میداشتند و
حقوق آنها خوب شناختند چنانکه مایان
نے شناسیم ثابت نیست کہ اکثر این عمل بفعل
آورده باشند چنانکه باین حرز زمان بکثرت
مے کنند و علما جملہ متفق اند بر اینکه در بخشیدن
اعمال بمردگان اگر ہست نفع قلیل ہست
اگر شخصے بزندگانی خود یک پول بدہد
بہتر ازان ہست کہ پس از وی لکھہ پول بدہند
اگر شخصے تمام عمر خود را بتحصیل دنیا برباد
داده باشد ویک عمل خیر نکرده وخدائے
او از وراضی نشده ممکن نیست کہ بعد از
مردنش اعمال خیر پس وے روانہ کنند و
اورا از عذاب آخرت خلاص نمایند بلبل
شیرازی ہمین نغمہ سراید بیت برگ
عیش بگور خویش فرس * کس نیارد ز پس تو
پیش فرس * علاوه ازین اینست کہ بخشیدن
ثواب اعمال اگرچہ درست ہست لیکن مورث
شرک ہست بسبب اینکه عوام الناس فرق
نے کنند در اینکه ثواب عبادات بہ بزرگان
بخشیم یا خود عبادت برائے تقرب بزرگان
ورضاء ایشان بکنیم آخر عبادات بنام
غیر الله می کنند ومشرک میشوند پس درین
زمان کہ کثرت اعمال شرک ہست خواص را

اسبات پر متفق ہین کہ انہی کامونکا اور انکو ثواب بخشنا
بہت سی متواتر صحابیون سی منقول نہین ہی باوجودیکہ
وہ حضرات مان باپون اور بزرگون سی اس درجہ
محبت کرتے اور اون کی حقوق اسقدر پہچانتے
تھے جس قدر کہ ہم نہین پہچانتی مگر اس فعل کا
عمل مین لانا اکثر حضرات سے ثابت نہین ہوا جیسا
اس زمانہ کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہین نیز
ساری علما کا اتفاق ہی کہ مردون کو اعمال کا ثواب
بخشنے مین اگر نفع ہی بھی تو بہت ہی تھوڑا ہی اگر کوئی
آدمی اپنی زندگی مین ایک پیسہ خرچ کری تو اوسکے
پیچھے لاکہ پیسون کے خرچ کرنے سی بہتر ہی اسیطرح
اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کے حاصل کرنے
مین ضایع اور برباد کر ڈالا اور کوئی بھی بھلا
کام نہ کیا جسکی وجہ سی خدا اوس سی ناراض ہی
تو ممکن نہین کہ اوسکے مرنیکے پیچھے اور لوگ اعمال
خیر بجا لائین اور وہ اوسکو آخرت کے عذاب سے چھڑا لین بلبل
شیرازی یون نغمہ سرا ہوتا ہی * سامان عیش
اپنی قبر مین آپ بھیج * کیونکہ کوئی کسی کے کام
نہین آتا ہی تو آپ مرنے سی پہلے بھیج * اسکے علاوہ
یہ بات بھی ہی کہ اگرچہ اعمال کا ثواب مردونکا بخشنا درست
ہی لیکن شرک کا موجب بھی ہی کیونکہ عوام الناس تمیز
نہین کرتے ہیں ان عبادتون کا ثواب بزرگون کو
بخشتے ہین یا خود بزرگون کی قربت ورضامندی

باید کہ ازین چنین اعمال تغافل و چشم پوشی
نمایند تا در شرک بستہ شود و ثابت است کہ
بخشیدن ضرور نیست و اگر گمان فایدہ است
نیز بسیار قلیل چہ ضرور است کہ بارتکاب
امثال این امور در شرک بکشایند و بگمان فایدۂ
قلیل ہزارہا مومن را راہ جہنم پیمایند از دیدن
قبور موت خود بیاد می آید و دنیا سراب می
نماید با این ہمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ و صحابہ و من تبعہم اجمعین اولاً ہمہ کسان را منع
فرمود کہ کسے قبر را نہ بیند و پیشش نرود بجہت
اینکہ مردمان تعظیمات قبور از حد زیادہ بجا
می آوردند چون ایام جاہلیت رفت و مردمان
موحدان شدند و تعظیمات قبور موقوف
کردند مردان را بدیدن قبور اجازت مثلاً
زنان را ہنوز منع است کہ زنان ناقص العقل
میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
نوحہ خواہند کرد و بحق زن نوحہ کنندہ در دوزخ
وعید عذاب آخرت وارد شدہ است و اگر
شخصے را منظور باشد کہ فائدہ از ما یا نبیا و اولیا
و پیران و مجتہدان یا مادر و پدر برسد طریقش
ازین بہتر نیست کہ محض خالصاً للہ اعمال خیر و
عبادات ادا نماید بدل و جان مطیع فرمان الہی
گردد و ثواب عبادات بکسے نہ بخشد بلکہ خود ہم

کے واسطے عبادت کرتے ہیں یہ ہی انجام کار غیر خدا کی نام
کی عبادت کرنے لگتے اور مشرک بنجاتے ہیں چونکہ اس
زمانہ میں اعمال شرک کی کثرت ہے لہذا ان لوگوں کو
مناسب ہے کہ اس قسم کے کاموں سے غفلت اور چشم پوشی
کریں تاکہ شرک کا دروازہ بند ہو جائے اور یہ بات
ثابت ہو چکی ہے کہ اپنے اعمال غیر کو بخشنے کی ضرورت نہیں
اگر اسمیں فائدہ خیال کیا جا سکتا ہے تو بہت ہی تھوڑا
پس ان جیسے کاموں سے شرک کا دروازہ کھول لینا کیا
ضرور ہے اور تھوڑے سے فائدہ کے خیال پر ہزاروں
مسلمانوں کو دوزخ کا رستہ دکھانے سے کیا فائدہ
ہے قبروں کو دیکھنے سے ہر چند کہ اپنی موت یاد آتی اور دنیا
سراب معلوم ہوتی ہے مگر پھر بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہلے پہل سب کو منع فرمایا کہ کوئی شخص
قبر کی زیارت نکرے اور اوسکے سامنے جا کر کھڑا نہ ہو صرف
اس واسطے کہ اُس زمانہ کے آدمی قبروں کی تعظیمیں حد سے
زیادہ بجا لاتے تھے لیکن جب جاہلیت کا زمانہ گذر گیا
اور موحد آدمی پیدا ہوئے اور قبروں کی تعظیمیں
موقوف کر دیں تب صرف مردوں ہی کو قبور کی زیارت
کی اجازت ہوئی پر عورتوں کو وہی ممانعت باقی
رہی وجہ یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں وہ قبروں پر
جا کر ضرور بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
کرینگی اور نوحہ کرنے والی عورت کے حق میں وعید عذاب
آخرت وارد ہوئی ہے اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواہد بدل اینقدر دارد کہ برائے رضامندی
و خوشنودی مالک خود این کار کردہ ایم و مزد
درکار نداریم بلکہ رحمت و عنایتش برائے بخشایش
مایان کفایت میکند چنانچہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ
تعالی علیہ میفرماید بیت تو بندگی چو گدایان
بشرط مزد مکن ٭ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری
داند ٭ خدا تعالی این مومن را اجر بسیار خواہد
داد و نیز بذوی الحقوقش ثواب خواہد رسانید
کہ باحادیث صحیح آمدہ است کہ ثواب اعمال
اولاد با آبا و اجداد بغیر از بخشیدن میرسد و
ثواب عامل نیز کم نمیشود و بہمین طور ثواب
اعمال شاگردان باستادان علم ظاہری یعنے
علماء و مجتہدین و استادان علم باطنی یعنے
پیران طریقت میرسد مناسب است کہ آدم
مطیع پروردگار شود چون خدا تعالی ازین
بندہ راضی خواہد شد و مقبول بارگاہ خود کرد
از احوال ذوالحقوق این بندہ کہ دلش برائے
بخشایش وے متعلق است غفلت کلی نخواہد
کرد فصل پنجم در بیان الملحق بالعبادت باید دانست
کہ سوائے شارع علیہ الصلوۃ والسلام اقوام
دیگر تعظیماتیکہ برائے خدا مقرر نمودہ اند اگر
شخصے آنرا تعظیما پیش غیر اللہ ادا نماید مشرک
میشود چرا کہ این ہمہ ملحق بعبادت اند مثلا شخصی

کہ ہم سے انبیا اولیا یا پیرون یا مجتہدون یا ان باپ
کسی قسم کا فائدہ پہنچے تو اوسے اس طریقہ سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہیں کہ محض خالص خدا کے واسطے بھلے کام اور عبادت
بجا لاوے اور دل و جان سے فرمان الہی کا مطیع ہو کر عبادتون
کا ثواب کسیکو نہ بخشے بلکہ خود بہی اونکا ثواب پہنچا ہے یا ان
دل مین صرف اسقدر خیال کرے کہ ہم نے محض اپنے مالک کی
رضامندی اور خوشنودی کے واسطے یہ کام کیا ہے اسکی مزدوری
اور اجرت ہمین درکار نہین بلکہ اوسکی رحمت و عنایت
ہماری بخشش کے واسطے کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ
فرماتے ہین ٭ تو گداونکی طرح مزدوری کی شرط پر بندگی
نہ کر کیونکہ سرکار بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہے
اس طریق پر خدا تعالی اس مسلمان کو بہت سا اجر دیگا
اور اوسکے حقدارون کو بھی ثواب پہنچائیگا کیونکہ صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ اولاد کے عملونکا ثواب باپ دادا کو
بدون بخشے پہنچتا ہے اور کرنیوالیکا ثواب بھی کم
نہین ہوتا اسیطرح شاگردون کے عملونکا ثواب علم
ظاہری کے اوستادون یعنے عالمون اور مجتہدون
اور علم باطنی کے مرشدون یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کا فرمانبردار
ہو کیونکہ جب خدا تعالی اس بندہ سے راضی ہوگا اور
اپنی بارگاہ کا مقبول بنائیگا تو اس بندہ کے حقدارون
کے احوال سے کہ اسکا دل اونکی بخشایش کے ساتھ متعلق ہے
بالکل غفلت نہ کریگا پانچوین فصل اون چیزون کے

پیش بزرگی یا قبرے بیک پا استادہ شود
یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد
بشرک جلی گرفتار خواہد شد یا تعظیمے جدید اختراع
نماید کہ سوائے خدائے لایق قدر بزرگان نیست
البتہ مشرک خواہد شد چنانکہ مردمان بسوئے
قبور قدمے چند میروند و باز ایستادہ میشوند
و کج شدہ باز پس مے آیند و بطرف آن
قبر پشت نمیکنند بلکہ بطرف پشت گامے
نہند و باز آیند و امثال این ہم برین قیاس
باید کرد بعضے مردمان میگویند کہ مایان بزرگان
را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از ایشان
نمیخواہیم بلکہ ایشان مقربان بارگاہ الٰہی ہستند
ما را قریب از خدا خواہند کرد باعث ہمین است
کہ تعظیمات ایشان زیادہ از حد بجا مے آریم
بجواب ایشان حق سبحانہ و تعالی میفرماید
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ
اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ آنانکہ دوست گرفتند
بجز خدا گفتند کہ عبادت نمے کنیم ایشان را
مگر برائے اینکہ نزدیک کنند مایان را بسوئے
خدا در مرتبہ قریب ہر آئینہ خدا حکم مے کند میان
ایشان در آنچہ در آن اختلاف دارند ہر آئینہ خدا راہ نمی نماید

بیان میں جو عبارات کہ مشابہ ہیں جاننا چاہئے کہ شارع
علیہ السلام کے علاوہ اور لوگوں نے جو تعظیمیں خدا کے واسطے مقرر
کی ہیں اگر کوئی شخص اون میں غیر خدا کے ساتھ تعظیماً بجا
لائیگا مشرک ہوگا کیونکہ عبادات کے مشابہ ہیں مثلاً کوئی
شخص کسی بزرگ یا قبر کے آگے ایک پاؤں کے بل کہڑا ہوگا
یا سر نیچے اور پاؤں اوپر کریگا شرک جلی میں گرفتار ہوگا
یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کے علاوہ بزرگوں
کی قدر کے لائق نہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
آدمی قبروں کی طرف چند قدم چلتے پھر ٹہرتے اور ٹیڑہے ہوکر واپس
آتے ہیں اور اوس قبر کی طرف پیٹھ نہیں کرتے بلکہ
پچھلے قدم ہٹکر آتے ہیں اسیطرح ان جیسے اور کاموں
کو اسیپر قیاس کرنا چاہئے بعضے آدمی کہنے لگتے ہیں کہ ہم
بزرگوں کو خدا کا شریک نہیں جانتے اور نہ اون سے
مشکل کشائی کی خواستگار ہوتے ہیں بلکہ وہ لوگ چونکہ
دربار الٰہی کے مقرب ہیں تو ہم کو خدا سے قریب کر دینگے اسواسطے
سے ہم اونکی تعظیم حد سے زیادہ بجا لاتے ہیں حق تعالی اونکے
جواب میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کے علاوہ اور
لوگوں کو دوست رکھتے ہیں کہتے ہیں ہم انکو صرف
اسواسطے پوجتے ہیں کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب میں خدا کی
طرف نزدیک کر دینگے خدا تعالی انمیں حکم کرتا ہے

کسے را کہ دروغ گوی کافر ست یعنی درمیان
موحدان ومشرکان اختلاف ہست موحدان
میگویند کہ این اعمال شرک ست از خدا
دور مے افگند ومشرکان میگویند کہ این
تعظیمات بزرگان موجب قرب خدا است
خداوند تعالی فرمود کہ ما حکم مے کنیم درمیان
اختلاف شمایان وقول فیصل میگوئیم مشرکان
کاذب اند در قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے اینکہ
ما را از خدا قریب مے کنند بلکہ عبادت بزرگان
برای دفع بلا ایشان مے کنند و بزرگان را قادر بر رفع حوائج
میدانند وغیر اللہ را دوست داشتن وعبادتش
کردن آدم را کافر مے کند چگونہ موجب قرب
الہی خواہد شود وہدایت بدست خدا است
واو تعالی ہدایت نخواہد کرد این مشرکان دروغ
گوی را کہ میگویند قریب کردن از خدا تعالی
باختیار بزرگان نیست إِنَّكَ لَا تَهْدِي
مَنْ أَحْبَبْتَ را فراموش مے کنند

فصل ششم دربیان اشراک فی العادت

باید دانست کہ موحدان را عادت دیگر
مے باشد ومشرکان را دیگر موحدان در
نشستن وبرخاستن وبہ پہلو گردانیدن
نام خدا لے بیاد مے آرند یعنی یا اللہ

جس چیز مین کہ یہ اختلاف کرتے ہین البتہ خدا اوس
پر نہین لگاتا اوس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
ہے یعنے موحدون اور مشرکون مین اختلاف
ہے موحد کہتے ہین کہ یہ اعمال شرکیہ ہین خدا
سے دوری پیدا کرتے ہین مشرک کہتے ہین کہ یہ
بزرگون کی تعظیمین خدا کی قربت کا موجب ہین خدا
تعالی نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف مین صاف
حکم اور فیصل قول بیان کرتے ہین کہ مشرک اپنے
قول مین محض جھوٹے ہین اگرچہ ظاہر کہتے ہین
کہ ہم بزرگون کی تعظیم وعبادت صرف اسواسطے کرتے
ہین کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کر دینگے مگر درحقیقت بلا
کسی فہمیہ کی اسلئے بزرگون کو عبادت کرتے ہین اور
حاجتون کا پورا کرنے پر اونہین قادر جانتے ہین حالانکہ غیر
خدا کو دوست رکھنا اور اوسکی عبادت کرنا آدمی
کا فر بنا دیتا ہے کیونکر قرب الہی کا موجب ہوگا
حالانکہ ہدایت خدا کی ہاتھ مین ہے اور حق تعالی
ان جھوٹے مشرکون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالی سے
نزدیک کرنا بزرگون کی اختیار مین ہے راہ پر نہین
لگاتا ہے بسبب آیہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ بھول گئے ہین

چھٹی فصل عادت مین شرک کرنے کی بیان مین

جاننا چاہئے کہ موحدون کی اور عادت اور مشرکون
کی اور عادت ہوا کرتی ہے موحد بیٹھتے اوٹھتے کروٹ

ویارب ویاکریم وامثال این الفاظ مے
گویند چنانکہ حکم ست فَاذْکُرُوا اللّٰہَ
قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یاد آرید
نام خدا را درنشستن و برخاستن و بر پہلوہائے
خود و بعضے مردان عکس این آیہ یا پیر
یا خواجہ یا علی مے گویند مومن را ازین حذر
واجب است و قول خود را موکد بقسم کردن
از عادی ضروری انسان ست لایق
سوگند ہمون ذات پاک ست کہ سوگند
دلالت بر اعلی مرتبہ تعظیم و محبت و حاضر
و ناظر بودن خداے کند این معنی لایق
بزرگان نیست و اطفال خود را بنامی مشہور
نباید کرد کہ در و شرک لازم آید مثل عبد الرسول
و بندہ علی و غلام غوث بروز قیامت روبروے
آن شہنشاہ چون ندا کردہ خواہد شد کہ بیارید
بندہ علی صاحب این اسم چہ شرمساری ہا خواہد
کشید و عزیزان را وقت رخصت نباید گفت
کہ بفلان بزرگ سپردم بلکہ مثل این کلمہ بزبان
آرند کہ خدا یار تو باد و بخدا ے عزوجل سپردم
کہ حافظ و ناصر از اسما الٰہی ست وقتیکہ آب
سرد بیاشامند یا غذاے لطیف خورند
ویا باخوش وندد یا بوئے خوش از گل و ریحان
بدماغ آید شکر خالق آن نعمت بجا باید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرنے یعنی یا خدا یا رب یا کریم
اور ان جیسے الفاظ کہتے ہین جیسا کہ اوسنے خود حکم
فرمایا ہے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی
جُنُوْبِکُمْ کہ خدا کو اوٹھتے بیٹھتے اور کروٹون کے
بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے برعکس یا پیر یا خواجہ
یا علی کہتے ہین مومن کو ان باتون سے پرہیز کرنا
واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے
کہ وہ اپنے قول کو قسم کے ساتھ موکد کیا کرتا ہے
تو قسم کے لائق وہی پاک ذات ہے کیونکہ قسم کھانا
خدا کے اعلی مرتبہ اور تعظیم و محبت اور اسکے حاضر ناظر ہونے پر
دلالت کرتا ہے یہ معنی بزرگون کے لایق نہین
ہین اور اپنے بچون کے نام ایسے نام سے مشہور نکرنا
چاہیے جس میں شرک لازم آتا ہے جیسے عبد الرسول
بندہ علی وغیرہ . . . . قیامت کے
دن جب اوس شہنشاہ کے سامنے ندا کیجائیگی
کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اوسوقت اس نام
والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اسیطرح
اپنے عزیزون کو رخصت کرنیکے وقت یون کہنا
نچاہیے کہ تمہین فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان سے
لائے کہ خدا تیرا مددگار ہے اور تجھے خدا کو سونپا
وجہ یہ کہ حافظ و ناصر خدا کے نامون مین سے دو نام
ہین علی ہذا القیاس جب ٹھنڈا پانی پئین یا لطیف
غذا کھائین یا عمدہ ہوا چلے یا گل و ریحان کی خوشبو

دیگران نباید کرد بے انصافی محض است
کہ منعم حقیقی را کہ آن نعمتہائے پیدا کردہ و
بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
زبان آریم ببیت اے چہ نیکیہا کہ با من کردۂ
با ہزاران نازہا پروردۂ بد آن لعین از نعمت
محروم باد کان بیارد نام غیرت را بیاد

فصل ہفتم دربیان بت پرستی باید فہمید کہ
اگرچہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنی تراشیدۂ
دست خود را پرستیدن موقوف بر تصویر
نیست ندیدہ کہ نصاریٰ تصویر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
بسازند و تعظیماتش بجا آرند و یا نقل تربت
حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
باشد و نشان قدم بر سنگی منقش کردن و آنرا
نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرار دادہ تعظیماتش بجا
آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
اقسام باشد پرستش قبرہا و آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بر کسانیکہ چراغ بر قبور برند
لعنت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سے دماغ معطر ہو تو ان نعمتوں کی پیدا کرنیوالے کا شکر
بجالانا چاہیئے کہ شکر نعمت اوروں کو یاد کرنا چاہیئے
بڑی بے انصافی کی بات ہے حقیقی منعم کو جسنے یہ نعمتیں پیدا
کر کے بخشی ہیں بھولتے اور اوسکے غیر کا نام زبان پر
لاتے ہیں اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیاں
میرے ساتھ تو نے کی ہیں ہزاروں نازسے پالا ہے وہ مردود
تیری نعمت سے محروم رہے جو تیرے غیر کا نام یاد کرتا

ہے **ساتویں فصل** بت پرستی کے بیان میں جاننا
چاہیئے اگرچہ لغت میں صورت پرستی کو بت پرستی
کہتے ہیں لیکن شرع میں اسکے اور معنی ہیں یعنے اپنے
ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو پوجنا پس بت پرستی تصویر
ہی پر موقوف نہیں ہے دیکھیئے نصاریٰ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہاتھ سے گھڑ کر پرستش کرتے
ہیں پس اگر بزرگوں کی تصویریں بنا کر اونکی تعظیم
بجالائیں یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
نشان بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کریں سب
بت پرستی کی قسمیں ہیں اور کسی پتھر پر قدم کا نشان
منقش کرنا اور اوسے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجالانا کو اسی پر
قیاس کرنا چاہیئے اور انہیں قسموں میں قبروں کی
پرستش بھی داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں
پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے اور قبروں پر
مکان بنانے اور اونہیں اینٹ سے پختہ

ساختن و بخشت پخته بستن و از جص سفید کردن
واز گچ محکم ساختنش را منع فرموده و موجبش
همین است که تزیین قبور باعث شرک
میشود و اسراف مال است آنچه حضرت صلی الله
علیه و آله وسلم حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه را
درباب قبور ارشاد فرموده بودند باحادیث
صحیحه وارد است و بهمه کس معلوم و مسلم احتیاج
تصریحش نیست تعظیمات درختان و مکانات
سوای مسجد بجا آوردن را نیز برهمین قیاس
نمائی نشنیده که بزایر درخت بیعت الرضوان
شده بود عمر رضی الله عنه آنرا ازبیخ برکندید
که مبادا تعظیمآتش بجا آرند و بدریای شرک
مستغرق شوند والله تعالی اعلم بالصواب فقط

کرنے اور چونے سے سفید کرنے اور گچ سے
مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے
کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور
اسراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی الله
علیه وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم الله وجهه
سے فرمایا تھا وہ صحیح حدیثوں مین وارد ہے
اور سب لوگوں کو معلوم او مسلم اوس کی
تصریح کی چندان ضرورت نہین نیز مسجد کے علاوہ
درختوں اور مکانوں کی تعظیم بجالانے کو اسی پر قیاس کیجئے
کیا آپ نے نہین سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت
زیارت گاہ ہوگیا تو حضرت عمرؓ نے بابیخ جڑ اوسے جڑ سے
اوکھیڑ ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجالاوین اور شرک کے
دریا مین ڈوب جاوین واللہ اعلم بالصواب

ابیات

فرمود رسول آشکارا
من نیز برادرم شما را
هرگز نه عبادتم نمائید
نه غوث و قطب و انبیا را
من مشکل خود نمی کشایم
بر غیر مرا کجاست یارا
طاقت نبود سوای ایزد
درویش و فقیر و اولیا را

ابیات

آیا ہے حدیث مین بظاہر
بھائی سمجھو شہ ہدا کو تم
ہرگز نہ کرو میری پرستش
پوجو نہ ولی نہ انبیا کو
کھلتے نہین مجھسے میرے عقدے
دیجائے مدد جو ما سوا کو
طاقت یہ نہین سوا خدا کے
درویش و فقیر و اولیا کو

کار صلحا دعاست لیکن
تبدیل نمی کنند قضا را
جز حق نبود کہ دست گیرد
مسکین و غریب بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است شرک ندا را
غیر از در شاہ بندہ پرور
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادہ خدایا
ہم از تو طلب کنم دوا را
تو مشکل دشمنان کشائی
تا چند گذاری آشنا را
جز ذات خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ماجرا را
تو بندۂ بندگان چرائی
بگذاشتی در خدا را
حاجت طلبی بغیر مولا
عیب است غلام باوفا را
ہر کس کہ شریک با خدا کرد
در دوزخ نار ساخت جا را
از شرک گریز صد منازل
تو نار سقر مکن گوارا
فرمود خدا کہ مردہ دیگر
نشنید گہے ز کس ندا را

نیکو نکا دعا ہے کام لیکن
کر سکتے نہیں بدل قضا کو
جز حق نملا کہیں سہارا
مسکین و غریب و بینوا کو
اللہ کی بندگی ہے مخصوص
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
لیجائیں کہاں ہم التجا کو
بھیجا ہے مرض الٰہی تو نے
ہیں تجھ سے طلب کروں دوا کو
تو دشمنوں کی مدد کرے جب
محروم رکھے گا آشنا کو ؟
جز ذات خدا کسیکے آگے
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
کیوں بندۂ بندگان بنا ہے
چھوڑا ہے عبث در خدا کو
حاجت طلبی سوائے مولا
ہے عیب غلام باوفا کو
جسنے کہ کیا شریک حق کا
دیکھے گا عذاب ہاویا کو
تو شرک سے بھاگ منزلوں دور
دوزخ کی نہ سر پہ لے بلا کو
قرآن میں صریح ہے کہ مُردے
سنتے ہی نہیں کبھی ندا کو

فریاد کنید آن خدارا
کان مے شنود ز تو شمارا
تابوت و نشان و قبر و نیزه
این جمله بمثل سنگ خارا
در قبر بود سوال اعمال
پرسند نه حال کربلا را
عالم بنماز و روزه مغرور
شرک و کفرش گرفت یارا
مغرور شدی بنقش دیوار
ملحوظ نمے کنی بنا را
صد حیف که عالمان این عہد
کردند شعار خود دغا را
قرآن و حدیث را بپوشند
تبدیل کنند مدعا را
مشرک شده زاہد و مشایخ
گیرند برائے زر ربا را
گویند یکیست مرشد و حق
باید که کنید سجده مارا
اے مومن پاک دین مسلمان
گر خواستی ره رضا را
قرآن و حدیث را بسر شو
بگذار کلام ماسوا را

فریاد کرو اُسی خدا سے
سنتا ہے ہمیشہ جو دعا کو
تابوت و نشان سب ہیں پتھر
کیا دفع کریں کسی بلا کو
پوچھیں گے تمہیں حال اعمال
کب چھیڑیں گے ذکر کربلا کو
کس کام کا ہے نماز و روزہ
جب سجدہ کروگے ماسوا کو
ہے تجھکو تو عشق نقش دیوار
کچھ دیکھ تزلزل بنا کو
افسوس کہ اس صدی کے عالم
لے بیٹھے ہیں شیوۂ دغا کو
قرآن و حدیث کو چھپا کر
ظاہر کرتے ہیں مدعا کو
مشرک ہیں وہ زاہد و مشایخ
کرتے ہیں پسند جو ربا کو
مرشد کو خدا سمجھ رہے ہیں
بھولے ہوئے ہیں یہ سب خدا کو
اے مومن پاک دین مسلمان
گر چاہتا ہے رہِ رضا کو
قرآن و حدیث رکھلے سر پر
اور چھوڑ کلام ماسوا کو

